۱۔ دستور کی پیش رفت

سیاسیات کی اب تک کی درسی کتابوں میں ہم نے مقامی حکومتی اداروں، ہندوستانی دستور میں مندرج اقدار اور ان کے فلسفوں کے ساتھ ساتھ دستور کے تشکیل کردہ نظامِ حکومت اور بین الاقوامی تعلقات میں بھارت کے مقام کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ دستور نے بھارت کو ایک مذہبی غیر جانبدار، جمہوری عوامی حکومت بنایا ہے۔ شہریوں کو انصاف دلانے اور ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے مقصد سے دستور میں ضروری اور اہم پیش بندی کی گئی ہے۔ سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی ایک ترقی یافتہ سماج تعمیر کرنے کا اہم وسیلہ دستور ہے۔ بھارت میں ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء سے حکومت کا کام کاج دستور کے مطابق کیا جارہا ہے۔ اس وقت سے اب تک دستور کی مدد سے جو حکومتی کام کاج کیا گیا اس کی بنا پر بھارت میں جمہوریت نے کس طرح وسعت اختیار کی، بھارت میں سیاسی عمل میں جو اہم تبدیلیاں ہوئیں، سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے نقطۂ نظر سے جو اقدامات کیے گئے ان سب کا مختصر جائزہ اس باب میں لیا جائے گا۔ یہاں تین نکات پر خصوصی توجہ دی جائے گی؛ (۱) جمہوریت (۲) سماجی انصاف اور مساوات (۳) عدالتی نظام۔

جمہوریت

سیاسی پختگی : محض جمہوری طرزِ حکومت اختیار کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مطابق عمل بھی ہونا چاہیے تبھی جمہوریت سماجی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بنتی ہے۔ اس طرزِ حکومت کے مطابق ہمارے ملک میں عوام کو براہِ راست نمائندگی دینے والی پارلیمنٹ، ریاستی وِدھان سبھا اور مقامی حکومتی ادارے وجود میں آئے ہیں۔ عوامی شمولیت اور سیاسی مقابلہ آرائی کی بنا پر بھارت میں جمہوریت کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مقررہ مدت کے بعد ہونے والے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات بھارتی جمہوریت کی کامیابی کی علامت ہیں۔ ہمارا ملک آبادی اور وسعت دونوں اعتبار سے بہت بڑا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سطحوں پر الیکشن کروانا کسی چیلنج سے کم نہیں ہے۔ بار بار ہونے والے انتخابات کی وجہ سے بھارتی رائے دہندگان کی سیاسی بیداری کو پختہ کرنے میں بڑی مدد ہوتی ہے۔ الیکشن کے دوران جن عوامی پالیسیوں اور مسائل کا ذکر ہوتا ہے ان کے بارے میں رائے دہندگان کی اپنی ایک رائے بن جاتی ہے۔ مسائل کے متبادل حل کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے رائے دہی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔

ووٹ دینے کا حق : بھارت کے دستور نے بالغ رائے دہی کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ اس وجہ سے رائے دہی کا حق بنیادی طور پر وسیع ہو گیا ہے۔ آزادی سے قبل رائے دہی کے حق کو محدود کرنے والی تمام ترمیمات اور شقوں کا خاتمہ کر کے آزاد بھارت کے دستور نے بھارت کے ان تمام مردوں اور عورتوں کو رائے دہی کا حق دیا ہے جن کی عمر ۲۱/سال مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں مزید وسعت پیدا کرتے ہوئے رائے دہندہ کی عمر کو ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸/سال کر دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کی وجہ سے آزاد بھارت کی نئی نوجوان نسل کو صحیح معنوں میں سیاسی مواقع حاصل ہوئے۔ جمہوریت کی وسعت میں اضافہ کرنے والی مذکورہ تبدیلی کی وجہ سے بھارتی جمہوریت کو اب دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔ رائے دہندگان کی اتنی بڑی تعداد کسی اور جمہوری ملک میں نہیں پائی جاتی۔ یہ تبدیلی صرف تعداد کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ معیار کے لحاظ سے بھی ہے۔ ان نوجوان رائے دہندگان کی حمایت کی وجہ سے کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں شامل ہوئی ہیں۔ بھارت میں سیاسی مسابقت کی نوعیت میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ لوگوں کی خواہشات اور توقعات کی نمائندگی کرنے کی غرض سے آج کئی سیاسی پارٹیاں

اس مقابلے میں اُتر آئی ہیں۔

جمہوری لامرکزیت : حکومت کی لامرکزیت جمہوریت کی بنیاد ہے۔ لامرکزی ہونے کی وجہ سے حکومت کا غلط استعمال کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے نیز عوام کو حکومت میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جمہوری لامرکزیت کے سلسلے میں دستور کے رہنما اُصولوں میں وضاحت کردی گئی ہے۔ رہنما اُصولوں میں درج ہے کہ مقامی سطح کے حکومتی اداروں کو زیادہ اختیارات دے کر صحیح معنوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی اُصول کی روشنی میں آزاد بھارت میں جمہوری حکومت کو لامرکزی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان میں سب سے بڑی کوشش دستور میں کی گئی ۷۳ویں اور ۷۴ویں ترمیمات ہیں۔ ان ترمیمات کی وجہ سے نہ صرف مقامی حکومتی اداروں کو دستوری طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ ان کے اختیارات میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ درج ذیل تبدیلیاں کس وجہ سے ہوئیں؟

- حکومت کے کام کاج میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- سماج کے کمزور طبقات کو حکومت میں شامل کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- ریاستی الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- دستور میں دو نئے ضمیمے گیارہ اور بارہ کا اضافہ کیا گیا۔

حقِ معلومات (RTI 2005) : جمہوریت میں شہریوں کو مختلف طریقوں سے بااختیار بنانا چاہیے۔ شہریوں کو شمولیت کا موقع دینے کے ساتھ حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات کو بھی بڑھانا چاہیے۔ حکومت اور شہری کے درمیان فاصلہ جتنا کم ہوگا اور تعلقات جتنے قریبی ہوں گے اسی تناسب سے جمہوری عمل مضبوط اور مستحکم ہوتا جاتا ہے۔ ان میں باہمی اعتماد بڑھانے کے لیے حکومت جو کچھ کرتی ہے وہ شہریوں کی سمجھ میں آنا چاہیے۔ شفافیت اور ذمہ داری کا احساس اچھی حکومت کی دو خصوصیات ہیں۔ حکومت میں ان خصوصیات کی نشوونما کے لیے بھارتی شہریوں کو معلومات حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کاج میں رازداری کا عنصر کم ہوگیا اور حکومت کی سرگرمیوں کے شفاف ہونے میں مدد ملی جس کی وجہ سے انھیں آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

۲۰۰۰ء کے بعد کے زمانے میں شہریوں کی فلاح و بہبود کو ان کا حق مان کر ان کی فلاح و بہبود کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی رجحان کے سبب ہندوستانیوں کو معلومات، تعلیم اور غذا کے تحفظ کا حق حاصل ہوا ہے۔ ان حقوق کے سبب یقینی طور پر بھارت میں جمہوریت مضبوط ہوئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حقوق اساس نقطۂ نظر (Rights based approach) : آزادی کے بعد کئی دہائیوں تک بھارت کو جمہوری ملک بنانے کے لیے مختلف اصلاحات کی گئیں لیکن ان میں شہریوں کو 'استفادہ کنندگان' کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔ پچھلی چند دہائیوں سے اصلاحات کو 'شہریوں کے حق' کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔

اس نقطۂ نظر کو اختیار کرنے کی وجہ سے حکومت اور شہریوں کے باہمی تعلقات میں کس نوعیت کی تبدیلی آئے گی؟ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

بحث کیجیے۔

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ بھارتی شہریوں کو روزگار حاصل کرنے کا حق ہونا چاہیے؟

تمام لوگوں کو رہائش کا حق مل جائے تو ہمارے ملک میں جمہوریت پر اس کے کیا اثرات ہوں گے؟ اپنی رائے دیجیے۔

سماجی انصاف اور مساوات

سماجی انصاف اور مساوات ہمارے دستور کا مقصد ہے۔ ان دو اقدار پر مبنی نیا سماج تعمیر کرنا ہمارا مطمحِ نظر ہے۔ دستور نے اس کے حصول کا راستہ بھی واضح طور پر بتا دیا ہے اور ہم اسی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سماجی انصاف قائم کرنے سے مراد جن سماجی اُمور کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے ان کو ختم کرنا اور اس بات پر زور دینا کہ فرد کی حیثیت سے سب کا درجہ مساوی ہے۔ ذات، مذہب، زبان، جنس، جائے پیدائش، نسل، دولت وغیرہ کی بنیاد پر اعلیٰ اور ادنیٰ میں تفریق نہ کرنا اور تمام لوگوں کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرنا انصاف اور مساوات کا مقصد ہے۔

سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے لیے سماج کی تمام سطحوں پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ حکومت کی پالیسیوں اور دیگر کوششوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ جمہوریت میں سب لوگوں کی شمولیت کو ممکن بنانے کے لیے سماج کے تمام طبقات کو بنیادی دھارے میں لانا ہوگا۔ دراصل جمہوریت تمام سماجی طبقات کو سمو لینے کا عمل ہے۔ سب کو اپنے اندر سمو لینے والی جمہوریت کی وجہ سے سماج میں تصادم کم ہو جاتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ اس نظریے سے ہمارے ملک میں کون سی کوششیں کی گئی ہیں۔

• **نشستیں محفوظ کرنے کی پالیسی :** انسانوں کا جو گروہ یا سماجی طبقہ تعلیم اور روزگار کے مواقع سے طویل عرصے سے محروم ہے ان کے لیے نشستیں محفوظ کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی۔ اس پالیسی کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست جماعتوں (قبائل) کے لیے تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں کچھ نشستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح دیگر پسماندہ طبقات کے لیے بھی محفوظ نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

• **درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل پر ہونے والے مظالم سے تحفظ کے لیے قانون :** سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے نظریے سے یہ ایک اہم قانون بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے افراد کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی کرنے پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے ظلم ہونے کی صورت میں سزا بھی مقرر ہے۔

یہ کرکے دیکھیے۔

مذکورہ بالا قانون کے مندرجات کا مطالعہ کیجیے۔ استاد کی مدد سے انھیں سمجھ لیجیے۔ ظلم ہی نہ ہو اس کے لیے کس نوعیت کی کوششوں کی ضرورت ہے؟

اقلیتوں کی بابت پیش بندی : ہندوستانی دستور نے اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کئی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اقلیتوں کو تعلیم اور روزگار کے مواقع مہیا کرنے کے لیے حکومت نے کئی اسکیموں پر عمل درآمد کیا ہے۔ دستور میں ذات، مذہب، نسل، زبان اور علاقہ وغیرہ کی بنیاد پر تفریق کرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ اقلیتوں کے تعلق سے اس وسیع بندوبست کے سبب انھیں مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کی مخالفت کا حق اور تہذیبی و تعلیمی حقوق حاصل ہیں جن کی بنا پر اقلیتوں کو بنیادی نوعیت کا تحفظ حاصل ہوا ہے۔

• **خواتین سے متعلق قوانین اور نمائندگی سے متعلق پیش بندی :** آزادی ملنے کے بعد ہی سے خواتین کو بااختیار بنانے کی کوششوں کا آغاز ہوگیا تھا۔ خواتین کی ناخواندگی دور کرنے، انھیں ترقی کے بھرپور مواقع فراہم کرنے کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر خواتین کے مسائل کی شناخت کرکے چند پالیسیاں مرتب کی گئیں۔

باپ اور شوہر کی جائیداد میں عورتوں کو مساوی حصہ، جہیز مخالف قانون، جنسی استحصال سے تحفظ دینے والا قانون، گھریلو تشدد مخالف قانون جیسے چند اہم قوانین نے خواتین کی آزادی برقرار رکھی اور انھیں ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا۔

ہمارے ملک میں سیاست اور سیاسی اداروں میں خواتین کی نمائندگی شروع سے ہی کم رہی ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں نے خواتین کی نمائندگی بڑھانے کی کوشش کی۔ بھارت میں بھی اس مناسبت سے تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ دستور میں ۷۳/ ویں اور ۷۴/ ویں ترمیمات کے ذریعے مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے ۳۳/ فیصد نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔ بعد میں مہاراشٹر کے علاوہ کئی اور ریاستوں میں اس تناسب کو بڑھا کر ۵۰/ فیصد تک کردیا گیا ہے۔ خواتین کے لیے 'قومی خواتین کمیشن' قائم کیا گیا۔ ریاستوں میں بھی ریاستی خواتین کمیشن قائم ہیں۔

گھریلو تشدد سے خواتین کو تحفظ دینے والا قانون جمہوریت کو مضبوط بنانے والا ایک اہم قدم ہے۔ اس قانون نے خواتین کے وقار اور عزّتِ نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت واضح کی۔ روایتی بالادستی اور حکمرانی کی نفی کرنے والے اس فیصلے نے ہندوستانی جمہوریت کی توسیع کی اور اس میں شمولیت کو زیادہ بامعنی بنادیا۔

یہ کرکے دیکھیے۔

لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی

نمبر شمار	سال	خاتون ارکان پارلیمنٹ کی تعداد	خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کا فیصد
۱۔	۱۹۵۱-۵۲ء	۲۲	۴٫۵۰
۲۔	۱۹۵۷ء	۲۲	۴٫۴۵
۳۔	۱۹۶۲ء	۳۱	۶٫۲۸
۴۔	۱۹۶۷ء	۲۹	۵٫۵۸
۵۔	۱۹۷۱ء	۲۸	۵٫۴۱
۶۔	۱۹۷۷ء	۱۹	۳٫۵۱
۷۔	۱۹۸۰ء	۲۸	۵٫۲۹
۸۔	۱۹۸۴ء	۴۳	۷٫۹۵
۹۔	۱۹۸۹ء	۲۹	۵٫۴۸
۱۰۔	۱۹۹۱ء	۳۹	۷٫۳۰
۱۱۔	۱۹۹۶ء	۴۰	۷٫۳۷
۱۲۔	۱۹۹۸ء	۴۳	۷٫۹۲
۱۳۔	۱۹۹۹ء	۴۹	۹٫۰۲
۱۴۔	۲۰۰۴ء	۴۵	۸٫۲۹
۱۵۔	۲۰۰۹ء	۵۹	۱۰٫۸۷
۱۶۔	۲۰۱۴ء	۶۶	۱۲٫۱۵

دی ہوئی جدول کا بغور مطالعہ کیجیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

- خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کی سب سے کم تعداد کس سال کے الیکشن میں تھی؟
- خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کی سب سے زیادہ تعداد کس سال کے الیکشن میں تھی؟
- جدول کی معلومات کی مدد سے لوک سبھا کے الیکشن میں خاتون ارکانِ پارلیمنٹ (۱۹۵۱-۲۰۱۴ء) کا پائی چارٹ /ستونی ترسیم (Bar Chart) تیار کیجیے۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

عوامی زندگی میں خواتین کی موجودگی کم ہی ہے۔ خاندانی نظام، سماجی ماحول، معاشی شعبے اور سیاسی میدان زیادہ سے زیادہ پابندیوں سے آزاد ہوتے جائیں تو خواتین کو فیصلہ کرنے کے عمل میں شامل ہوکر مجموعی سیاسی کام کاج کو ایک نیا رخ دینے کا موقع ملے گا۔ اس کے لیے نمائندگی والے اداروں میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنا چاہیے۔

عدلیہ کا کردار

جمہوریت کو مضبوط بنانے کے عمل میں اور سماجی انصاف و مساوات کے مقاصد کے حصول کی سمت میں ملک کو ترقی دینے کے سلسلے میں بھارت کی عدالتوں کا کردار بہت اہم ہے۔ عدالتوں نے دستور کے مندرجات کے مفہوم کو سمجھنے میں دستور کے بنیادی مقاصد اور دستور سازوں کی نیت اور ارادوں کو ترجیح دی ہے۔ اس سلسلے میں عدالتوں کے کارناموں کو درج ذیل نکات کی مدد سے سمجھنا آسان ہوگا۔

(۱) دستور کا بنیادی ڈھانچا : دستور جامد نہیں ہوتا ہے۔ یہ کسی زندہ دستاویز (living document) کی طرح ہوتا ہے۔ حالات کے مطابق دستور میں ترمیم کرنا پڑتی ہے اور یہ اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اختیار کو تسلیم کرتے ہوئے عدالت نے پارلیمنٹ کو اس کے اختیارات کی حد سے واقف کر دیا ہے۔ عدالت نے یہ موقف اختیار کیا کہ دستور میں ترمیم کرتے وقت پارلیمنٹ 'دستور کی بنیادی ساخت' (Basic Structure of the Constitution) کو نقصان نہ پہنچائے۔

یہ بھی جان لیجیے۔

دستور کی بنیادی ساخت میں بالعموم درج ذیل شقیں شامل ہیں۔

- حکومت کی عوامی اور جمہوری نوعیت
- دستور کی وفاقی حکومتی نوعیت
- ملک کے اتحاد و یکجہتی کا تحفظ
- ملک کا اقتدارِ اعلیٰ
- مذہبی غیر جانبداری اور دستور کی برتری

(۲) اہم عدالتی فیصلے : دستور میں درج بنیادی حقوق کے ذریعے شہریوں کو جو تحفظ حاصل ہے اسے مزید بامعنی اور اہم بنانے کے نقطۂ نظر سے عدالت نے کئی فیصلے دیے ہیں۔ عدالت نے جن موضوعات پر فیصلے دیے ہیں ان میں حقوقِ اطفال، انسانی حقوق کی نگہداشت، خواتین کے وقار اور عزّتِ نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت، فرد کی آزادی، ادی واسیوں کو باصلاحیت بنانے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ عدالتوں کے مذکورہ موضوعات پر فیصلوں کے سبب بھارت میں سیاسی عمل کو پختہ کرنے میں مدد ہوئی ہے۔

یہ سمجھ لیجیے! اہم ہے۔

جمہوریت کے لیے اچھی حکومت یا حکومتی کام کاج کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے درج ذیل خصوصیات کی شمولیت ضروری ہے۔ اچھی حکومت کی ان خصوصیات کو جمہوریت میں پروان چڑھانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

- ذمہ داریوں سے واقفیت رکھنے والی حکومت
- مؤثر اور فعال حکومت
- جوابدہ حکومت
- انصاف پر مبنی اور مکمل ترقی
- سرکاری نظام اور فیصلے کے عمل میں عوام کی شمولیت

یہ معلوم کیجیے۔

سپریم کورٹ نے پچھلے چند برسوں میں مذکورہ موضوعات پر جو فیصلے دیے ہیں انھیں تلاش کیجیے اور ان پر مباحثہ کیجیے۔

ہم نے اس سبق میں بھارت میں جمہوریت کے تعلق سے دستور اور اس پر مبنی حکومت کی پیش رفت کا جائزہ لیا ہے۔ بھارتی جمہوریت کو کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ حکومت کے قوانین اور پالیسیوں کے ذریعے تمام مسائل کا خاتمہ نہیں ہوسکا ہے۔ آج بھی ہمارے سامنے کئی نئے مسائل ہیں لیکن اطمینان کی بات یہ ہے کہ جمہوریت کے لیے درکار افراد بھی مستعد ہیں۔

اگلے سبق میں ہم بھارت میں انتخابی عمل کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ مہاراشٹر میں مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے .... نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(الف) ۲۵٪ (ب) ۳۰٪

(ج) ۴۰٪ (د) ۵۰٪

۲۔ ذیل کے کس قانون کے ذریعے خواتین کو اپنی آزادی برقرار رکھنے اور ذاتی ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا گیا ہے؟ ....

(الف) حقِ معلومات قانون

(ب) جہیز مخالف قانون

(ج) تحفظِ غذا قانون

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

۳۔ جمہوریت کی روح یعنی ....

(الف) بالغ رائے دہی

(ب) حکومت کی لامرکزیت

(ج) محفوظ نشستوں کی پالیسی

(د) عدالتی فیصلے

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۔ بھارتی جمہوریت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کاج میں رازداری بڑھ گئی ہے۔

۳۔ دستور کسی زندہ دستاویز کی مانند ہوتا ہے۔

(۳) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔

۱۔ حقوق پر مبنی نقطۂ نظر

۲۔ حقِ معلومات

۳۔ لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی

(۴) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ رائے دہندوں کی عمر ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸ سال کرنے کے کیا اثرات ہوئے؟

۲۔ سماجی انصاف قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ عدالت کے کن فیصلوں کی وجہ سے خواتین کی عزّت اور وقار کا تحفّظ ہوا ہے؟

سرگرمی

۱۔ اپنے استاد کی مدد سے معلوم کیجیے کہ حقِ معلومات کے ذریعے کون سی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں؟

۲۔ اقلیتی طلبہ کو حکومت کی جانب سے جو سہولتیں دستیاب ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

۳۔ قومی الیکشن کمیشن کے مستند ویب سائٹ پر جا کر اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۴۔ مقامی حکومتی ادارے میں آپ کے علاقے کی نمائندگی کرنے والی خاتون نمائندے سے ملاقات کر کے ان کا انٹرویو لیجیے۔

3ZAA56